خطبہ جمعہ

بعنوان

اسلامی ثقافت اور ہمارا معاشرہ

سلسلة منبر الحكمة

507

بتاریخ: 7 فروری 2026ء

بمطابق: 17 شعبان المعظم، ١٤٤٧ ھ

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل (رجسٹرڈ)

E785 بلاک، جوہر ٹاؤن، نزد اللہ ہو چوک، لاہور، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہم نکات

① ...... اسلامی ثقافت کا درست تصور
② ...... اسلامی ثقافت کی خصوصیات
③ ...... اسلامی تہذیب اور غیر مسلم ثقافت کا فرق
④ ...... بسنت ایک ہندوانہ رسم اور اسلامی ثقافت

إنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، فَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أمّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٭ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ [الاعراف:157]

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝﴾ [البقرۃ:208]

﴿وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾ [ال عمران:85]

﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝﴾ [الاسراء:27]

﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾ [الروم:30]

تمہید

لفظ ثقافت ”ثقف“ سے نکلا ہے، جس کا معنی مہارت حاصل کرنا، ذہنی تربیت، انسان کی تہذیب و تربیت اور فکری و اخلاقی اصلاح کرنا ہے۔ الثقافة یا الحضارة الاسلامیة (Culture) کا مفہوم یہ ہے کہ وہ تمام علوم، معارف اور فنون ہیں جن پر دسترس اور جن میں مہارت مطلوب ہے۔ اسلامی ثقافت کی بنیاد وحی یعنی کتاب وسنت پر ہے، اسی لیے جو خصوصیت اسلامی ثقافت کو حاصل ہے وہ دنیا میں کسی تہذیب کو نہیں، اسلامی تہذیب آج دنیا کی واحد قدیم ترین ثقافت ہے، جو اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ نہ صرف موجود ہے بلکہ تاریخی ورثہ کی صورت میں محفوظ بھی ہے۔

اسلامی ثقافت کا تعلق زندگی کے ہر شعبہ سے ہے، مثلاً: عقیدہ، فکر و عادات، اخلاق و آداب، فلسفہ وحکمت، آپس کا لین دین، ذرائع آمدن، سیاسی نظام، رسم ورواج، انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام معاملات، مختلف علوم وفنون، ظاہری شخصیت اور دنیا میں آرٹ کی مختلف شکلیں، سبھی کا تعلق اسلامی ثقافت سے ہے۔

ثقافت پوری انسانی زندگی پر محیط ہے، یہ کل طرز زندگی کا نام ہے۔ اس میں رہن سہن سب شامل ہے۔ غیر مسلموں کے نزدیک بھی "ثقافت محض ناچ وگانے" کو نہیں کہتے، بلکہ ثقافت زندگی کے سارے کاروبار کا نام ہے۔ اسی طرح اسلامی تہذیب وتمدن کا سرچشمہ بھی لہو ولعب نہیں بلکہ قرآن وسنت ہے۔ قرآن وسنت کے احکامات کے خلاف جو بھی عمل ہوگا وہ اسلامی نہیں ہوگا بلکہ غیر اسلامی ہوگا۔ "کسی قوم کی ثقافت بنیادی طور پر اس کے مذہب کی تصویر ہوتی ہے۔"

کیا ثقافت مذہب سے الگ کوئی چیز ہے؟

یہ سوال بہت اہم ہے کہ کیا اسلام ثقافت کو رد یا ختم نہیں کرتا، بلکہ اسے شرعی ضابطے میں لاتا ہے۔ دین اسلام ہر نئی رسم یا ثقافت کو تین اصولوں پر پرکھتا ہے:

① ......: عقیدہ کے خلاف نہ ہو وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ (الإسراء: 36) "اور آپ اس چیز کے پیچھے مت لگیں جس کا آپ کے پاس علم نہیں۔"

② ......: وہ رسم ورواج یا ثقافت شریعت کے کسی حکم سے نہ ٹکراتی ہو، مثلاً: بے پردگی، موسیقی، فحاشی، شرکیہ رسومات اور خلاف سنت کوئی چیز نہ ہو۔

③ ......: جس ثقافت سے اسلامی اخلاقیات پامال نہ ہوں۔

مغرب کا تصور ثقافت:

ثقافت سے متعلق مغربی تصور یہ ہے کہ ثقافت کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ مذہب کو انسانی زندگی کا نجی معاملہ بنا دیا گیا، ثقافت کو آزادی، خواہش اور نفس کے تابع کر دیا گیا، جس کا نتیجہ بے حیائی، ثقافت بن گئی، سود معیشت بن گیا، ہم جنس پرستی من مرضی کا فیصلہ قرار پا ہے۔

اسی کے بارے قرآن کہتا ہے: أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ (المائدہ: 50)

"کیا بھلا وہ جاہلیت کا فیصلہ تلاش کرتے ہیں۔"

اسلامی ثقافت کی تاریخ:

اس لیے اسلامی ثقافت کے تمام سرچشمے قرآن وحدیث سے پھوٹتے ہیں۔ کتاب وسنت کے مطابق صحیح اسلامی زندگی ہی اسلامی ثقافت کا امتیازی نشان ہے اور اسلامی ثقافت کی روح وہ قومی روایات ہیں جو عہد رسالت، عہد خلفائے

راشدین، عہد صحابہ کرام، عہد تابعین و تبع و تابعین سے جا کر ملتی ہیں۔

مسلم ثقافت ساڑھے چودہ سو سال سے ایک طریقے پر چلی آ رہی ہے۔ کیوں کہ اس کی بنیاد نا قابل تبدیل اسلامی قانون پر ہے، جس کا ہر مسلمان پابند ہے، خواہ وہ دنیا کے کسی کونے میں رہتا ہو۔ اسلامی عقیدہ ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے علاوہ نہ کسی سے ڈرتا ہے اور نہ کسی کی عبادت کرتا ہے۔ اسی لیے شخصیت پرستی، بت پرستی، مجسمہ سازی جائز نہیں، مسلمان نہ ہی عریانی و بے حیائی کا راستہ اختیار کرتا ہے، نہ راگ و رنگ پسند کرتا ہے اور نہ جنسی بے راہ روی، نہ وہ لہو و لعب یا خرافات و مکروہات کے قریب جاتا ہے، بلکہ اعمال صالحہ، حسن معاملات، دیانتداری و خوش خلقی، انسانی ہمدردی اور خدمت خلق جیسے اوصاف حمیدہ سے مسلمان جانا جاتا ہے۔

اسلامی ثقافت کا درست تصور

اسلامی ثقافت دین اسلام کے ٹھوس نظریات، احکامِ الٰہی اور اخلاق و آداب کے مجموعہ کا نام ہے۔ جس کا اظہار مسلمانوں کی روزمرہ زندگی کے تمام پہلوؤں میں جھلکتا ہے۔ اسلامی ثقافت کی بنیاد قرآن مجید اور سنت نبوی کی تعلیمات پر ہے، جس میں اسلامی عقیدہ، شرعی احکام، اخلاقیات اور فنون لطیفہ کا مظاہرہ کرنا شامل ہے۔

اسلامی ثقافت زندگی کے مختلف شعبوں میں تمام لوگوں کے درمیان توحید، عدل، رحمت اور مساوات قائم کرنے پر زور دیتی ہے۔ اسلامی ثقافت بیک وقت روحانیت اور انسانی زندگی کے مادی پہلوؤں کو مربوط کرتی ہے، جس سے دنیا و آخرت کے درمیان توازن قائم ہوتا ہے، یہی انسانی فطرت کا تقاضا بھی ہے۔ اس لیے دین اسلام کی تہذیب وثقافت انسانی فطرت کے مطابق اور ہر اعتبار سے اس کے حق میں فائدہ مند ہے۔

﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾ [الروم:30]

"اللہ کی اس فطرت کے مطابق، جس پر اس نے سب لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کی پیدائش کو کسی طرح بدلنا (جائز) نہیں، یہی سیدھا دین ہے۔"

اسلامی ثقافت کا صحیح معاشرتی تصور:

انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اسلام نے پاکدامنی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، مثلاً: نظر کی حفاظت، مرد وزن کے اختلاط سے بچنا، محرم وغیر محرم رشتوں کا فرق، ہر ہر رشتے کے حقوق، بالخصوص میاں وبیوی کے حقوق، وراثت کے مسائل کی تمام تفصیلات، سیر وسیاحت جو حدود اللہ کے اندر رہ کر کی جائے۔

اسلام ایسا خوب صورت دین ہے جس نے واش روم جانے اور باہر نکلنے پر بھی رہنمائی فرمائی ہے، کھانا کھاتے ہوئے پیارے نبی کی پیاری سنتوں کا اہتمام کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ سب کیا ہے؟ یہ سماجی حقوق کی تفصیل ہے، یہ

اسلامی ثقافت ہے جو مسلمان کو غیر قوم سے ممتاز کرتا ہے۔

مال کے بارے اسلام نے یہ تصور دیا ہے کہ یہ اللہ کی امانت اور فضل ہے، اس کو حلال طریقے سے حاصل کرنا اور حلال جگہ پر خرچ کرنا چاہیے، ورنہ قیامت کے دن اس بارے دوسوال ہوں گے:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن ہر آدم کے بیٹے سے پوچھا جائے گا": ((وعن مالِه؛ من أين اكتسَبَه؟ وفيم أنفَقَه؟))

"اور مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کس چیز میں خرچ کیا ہے؟"

صحیح: سنن الترمذی: 2417

مغربی استعمار اور اسلامی ثقافت کا صفایا:

استعماری ثقافت نے اسلامی ذہنیت کا جنازہ نکال دیا۔ مغربی تہذیب وثقافت اپنی طاقت کے بل بوتے پر سرطان کی طرح اسلامی دنیا میں پھیلنے اور بڑھنے لگی۔ ہمارے یہاں تقسیم کے بعد اس کے اثرات مزید نمایاں ہوئے۔ یہاں کے ارباب اقتدار نے اسلام کو قریب نہیں آنے دیا، بلکہ مغربی آقاؤں کے قریب ہونے کے لیے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ اسلامی ثقافت کو مٹانے کے لیے ثقافت کے نام پر باقاعدہ ایک محکمہ قائم کیا۔ اس کے ماتحت ثقافتی ادارے اور آرٹ کونسلیں قائم کیں۔ جن میں مرد وزن کو رقص وسرود کی تعلیم وتربیت دی جانے لگی۔ اسے نصاب میں شامل کر دیا گیا۔ رقص وسرود کی سرکاری سطح پر سرپرستی کرنے کا یہ نتیجہ نکلا کہ ارباب اختیار نے آرٹ کونسلوں اور آرٹ سنٹرز کے نام پر رقص وسرود کی تربیت گاہیں کھول لیں۔ سرکاری ایجنسیوں کے ذریعے ورائٹی شو اور کلچر شو منعقد کیے جانے لگے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر طوائفوں کو زیادہ سے زیادہ پروگرام دیئے گئے۔ ان کی آواز ہر گھر میں پہنچائی جانے لگی۔ یہاں تک کہ نسل نو کو ناچ گانے کی تعلیم دینا ثقافت سمجھا جانے لگا ہے۔

اسلامی ثقافت کی خصوصیات

اسلامی ثقافت کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ کامل وحدانیت، اللہ کی بندگی، جینا ومرنا اور نماز وقربانی الغرض زندگی کا ہر ہر عمل خالص رضائے الٰہی کے لیے کیا جائے۔ جو یہ تصور پیش کرتی ہے کہ کائنات کی ایک ایک شے صرف اللہ وحدہ لاشریک کی تخلیق اور وہ اکیلا خالق ومالک ہے، یہی فلسفہ سورۃ فاتحہ میں (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ) ہے۔

عبادت کی ہر قسم، قولی، فعلی، بدنی اور مالی صرف اللہ کے لیے خاص ہے، پھر ہر مشکل میں مدد ونصرف صرف اللہ سے مانگنا، وہی عزت وذلت عطا کرتا، وہی صحت ومرض، امیر وغریب کرتا اور خوش وغم دیتا ہے، وہی ہر شے پر قادر ہے۔

وهو على كل شيء قدير

اسلام کے علاوہ کوئی دین مقبول نہیں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ [ال عمران:85]

"جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔"

آیت کریمہ کا تفسیری مفہوم:

جناب محمد رسول ﷺ کے مبعوث ہو جانے کے بعد جو شخص آپ کی فرماں برداری اور اطاعت کا راستہ چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیار کرے گا، یا جاہلیت کے پہلے راستے پر چلتا رہے گا، وہ چاہے کتنا توحید پرست کیوں نہ ہو اور پچھلے انبیا کرام علیہم السلام پر ایمان رکھنے والا ہو، اگر وہ محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہیں رکھتا تو اس کی دین داری اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہوگی اور وہ آخرت میں نامراد و ناکام ہوگا۔

اس آیت کے مفہوم میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ((مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

"جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا امر نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔"

صحيح مسلم: 1718

فیصلہ کرنے اور قانون سازی کا اختیار صرف اللہ کا ہے:

اسلامی ثقافت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی حاکم مطلق ہے ﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ﴾ "فیصلہ اور حکم دینے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔" (یوسف: 40) اس کے برعکس مغربی ثقافت کا اصول یہ ہے کہ انسان آزاد ہے، وہ قانون سازی اور خیر وشر کا معیار مقرر کر سکتا ہے، جس کی وجہ سے انھوں نے جمہوری نظام بنایا ہے، جس میں چند لوگ قانون بناتے اور نافذ کرتے ہیں، وہی دنیا والوں کے لیے زندگی گزارنے کا طریقہ کار بنتا ہے۔ یہی سب سے تصادم ہے۔

مغربی ثقافت کی بنیادیں:

مغربی تہذیب بنیادی طور پر ان نظریات پر قائم ہے: سیکولرزم (لادینیت) لبرل ازم (مطلق آزادی) مادیت (Materialism) فرد پرستی، اخلاقی نسبیت (کوئی حتمی اخلاق نہیں) یعنی ضابطہ حیات ایک نہیں، بدلتا رہتا ہے۔

وحی کی اطاعت اور عقل پرستی: جب کہ اسلام کا حکم ہے: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا﴾ (الاحزاب: 36) اس کے برعکس مغرب عقل اور خواہش کو وحی پر فوقیت دیتا ہے۔

حیا وعفت اور جنسی بے راہ روی:

اسلام کی تعلیم اور ثقافت سراسر حیا و پاک دامنی پر مبنی ہیں، ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى﴾(الاسراء: 32) جب کہ مغرب ہم جنس پرستی، آزاد تعلقات، عریانی کو فروغ دیتا ہے۔

اسلامی تہذیب اور غیر مسلم ثقافت کا فرق

①......: اسلام میں تہذیب وثقافت کا تعلق عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاقیات کے تمام کے ساتھ ہے، جو مسلمان بندے کو غیر مسلم سے ممتاز کرتی ہے، جب کہ غیر مسلم اقوام کی ثقافت (Culture) ان کی علامت ہوتی ہے۔

②......: اسلامی ثقافت اصل میں زندگی کے ہر عمل میں بندگی کے اظہار کا نام ہے، جب کہ مغربی تہذیب وثقافت ہیومنزم اور فریڈم کے نام پر بے حیائی پر قائم ہے۔

③......: ثقافت منانے کا مطلب کسی دن، علاقے یا مخصوص حرکات کرنا نہیں، بلکہ اسلام میں ثقافت کا تعلق زندگی کے تمام اعمال سے ہے، جو مسلمان کو غیر مسلم سے جدا کرے۔

④......: دین اسلام انسانی عادات، ثقافت وتہذیب اور جملہ معاملات کو شریعت الٰہیہ اور قانون الٰہی کے تحت لاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق فرما کر شتر بے مہار اور غیر انسانی طرز عمل پر نہیں چھوڑ دیا، بلکہ اسے ضابطہ توحید دیا ہے۔

اسلامی تہذیب کی چند مثالیں:

ملاقات کے وقت سلام کرنا، اسلامی پردہ کا اہتمام کرنا، اسلامی لباس پہننا، نکاح کرنا، سچ بولنا، عیدین، آذان اور لین دین میں خیر خواہی کرنا، الغرض جس جس عمل کا تعلق خیر وشر کے مسئلے کے ساتھ ہے وہ سب اسلامی ثقافت میں ہے۔

اسلامی حکومتوں کا زوال ناچ گانے سے ہوا ہے:

اکثر اسلامی سلطنتوں پر زوال لہوولعب اور ناچ گانے کی وجہ سے آیا۔ اس بارے علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”جتنی اسلامی سلطنتوں پر زوال آیا ہے ان میں اکثر کا باعث یہی تھا کہ وہ بادشاہ ناچ گانوں کی محفلوں میں شب و روز مصروف رہتے تھے۔“ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَلَكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ: صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ، خَمْشِ وُجُوهٍ، وَشَقِّ جُيُوبٍ، وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ))

”مجھے دو احمق اور بیہودہ آوازوں سے منع کر دیا گیا ہے، ایک وہ آواز جو لہو ولعب اور مزامیر یعنی گانے بجانے سے پیدا ہو اور دوسری وہ آواز جو سینہ اور منہ پر پیٹنے سے پیدا ہو۔“

حسن: سنن الترمذی: 1005

فن موسیقی وثقافت کے نام پر بے حیائی:

فن تعمیر، ایجادات، آثارِ قدیمہ، موہنجودڑو کی تاریخ وغیرہ سب ہماری ثقافت کے جزوی مظہر ہیں، تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے دنیا کو جینا کا نیا سلیقہ سکھایا، زندگی کے ہر شعبہ میں مستقل رہنمائی دی۔ مگر جدت کے نام پر بے حیائی کی تاریخ یہود کی ہے، گانے کی طرز پر آج بھی یہود ونصاریٰ اور ہندوؤں لوگ اپنی عبادت کرتے ہیں، جب کہ مسلمان اپنی مسجد اور آذان سے پہچانے جاتے ہیں۔ افسوس! یہود ونصاری سے ناچ گانے کی رسم بد ہوتی ہوئی مسلمان معاشرے میں آئی، اِسے بڑے فتنے سے ثقافت کا نام دے دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جہاد کے ایک سفر میں اونٹ کے گلے میں گھنٹی کی آواز سنی اور اُسے شیطان کی آواز قرار دیا اور اس کو کاٹنے کا حکم صادر فرمایا۔

صحیح البخاری: 3005

اسلامی ثقافت اور بسنت ہندووانہ رسم

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے کے سلسلے میں "ولا تسرفوا" فرما کر فضول خرچی نے منع فرمادیا ہے، پھر خود سوچیں کہ بسنت جیسے ہندوانہ تہوار جو فضول خرچی اور مال وجان کے ضیاع پر مشتمل ہے، ایسی ثقافت اور تہذیب جو حکم خداوندیا ور شرعی مقاصد کے خلاف ہو، وہ جائز نہیں۔

کھانے پینے میں اسراف منع ہے:

اسلام نے کھانے پینے میں بھی حد سے تجاوز کرنے سے منع کیا ہے۔ اس سلسلے میں کھانے پینے حکم ہے، لیکن زیادہ اسراف سے منع اور حد سے تجاوز کرنے والوں سے اللہ محبت نہیں کرتے، ادب سکھایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝﴾ [الاعراف: 31]

"اور خوب کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو۔ بیشک اللہ تعالیٰ حد سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

☆......بعض سلف صالحین کا قول ہے کہ اس آدھی آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے پوری طب کو جمع کر دیا ہے۔

تفسیر ابن کثیر: 2/213

اسراف وتبذیر اور بسنت کی ہندووانہ رسم:

اسراف یہ ہے کہ فضول خرچی کرنا، پیسے کو ضرورت سے زیادہ خرچ کر دینا، جب کہ تبذیر کا مفہوم یہ ہے کہ پیسے یا نعمتوں کو حرام کاموں پر خرچ کرنا یعنی اللہ کی نافرمانی میں لگانا۔

غور کیجیے! یہ اتنا برا عمل ہے کی اس کے مرتکب کو شیطان سے مماثلت دی ہے، حالاں کہ شیطان کی مانند بننے سے سے بچنا واجب ہے، چاہے وہ کسی ایک ہی خصلت میں ہو۔ پھر شیطان کو کَفُورٌ (بہت ناشکرا) کہہ کر مزید بچنے کی تاکید کر دی ہے، اگر شیطان کی مشابہت اختیار کرو گے تو تم بھی اس کی طرح کَفُورٌ قرار دیئے جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا۝﴾ [الاسراء: 27]

”بے شک بے جا خرچ کرنے والے ہمیشہ سے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان ہمیشہ سے اپنے رب کا بہت ناشکرا ہے۔“

بسنت، ہندوانہ رسم اور دینی و اخلاقی تقاضے:

خیرون القرون میں مذہبی تعلیمات، اسلامی تہذیب وثقافت اور شعائر اللہ کے بارے عقلی بغاوت کا تصور تک نہیں تھا، لہٰذا ایسا ہندووانہ تہوار جس کی اجازت اسلام، عقل سلیم اور انسانی فطرت نہیں دیتی، کیسے درست ہوسکتا ہے۔

بسنت جیسے تہوار کو حکومتی سطح پر منانے کو آپ ہلکا اور سرسری نہ لیں، یہ موجودہ معاشی حالات کے بالکل مناسب فیصلہ نہیں، اس میں بہ سی قباحتیں پائی جاتی ہیں:

①......: جان کا ضیاع ہے، جس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔

②......: مال کا ناجائز کام میں بے جا خرچ کرنا ہے، جو کہ بالکل جائز نہیں۔ آپ اندازہ لگائیں کہ بسنت کے پہلے دن ہی 16 کروڑ کے پتنگ کی خریداری کی گئی ہے۔

③......: اس میں بے حیائی کا پہلو بھی پایا جاتا ہے، جس میں زبان اور حرکات سے غیر مناسب گفتگو کی جاتی ہے۔

④......: اس میں کفار سے مشابہت پائی جاتی ہے، جو کہ ایمان کے منافی ہے۔

⑤......: پاکستان کے موجودہ معاشی مسائل اور لوگوں کے حلات بہت تنگ ہیں، جس میں اشیا وخوردنوش عام بندے کی استطاعت سے باہر ہیں، ان پر کوئی فیصلہ نہیں لیا جاتا۔

⑥......: اسلام میں کھیل کود اور جسمانی وذہنی ورزش کا پورا خیال رکھا گیا ہے، مگر جس عمل میں کافروں سے مشابہت ہو، وہ کام جائز نہیں۔

بسنت کا تہوار ثقافتی ہے یا مذہبی؟

آج لوگ شک میں پڑے ہوئے ہیں اور مشہور کر دیا گیا ہے کہ ثقافت الگ چیز ہے اور مذہب الگ چیز ہے، حالاں کہ اسلامی ثقافت/تہذیب کے تمام خدوخال واضح ہیں، جس کا غیر مسلم تہوار یا ثقافت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

بسنت ہندوؤں کا مذہبی تہوار ہے، اس کا ثقافت سے کوئی تعلق نہیں، بسنت (بسنت پنچمی) ہندو مت میں سرسوتی دیوی سے منسوب ایک اہم تہوار ہے، جو فروری میں ماگھ کے مہینے کی پانچویں تاریخ کو منایا جاتا ہے، اس دن پیلے رنگ کے کپڑے پہن کر، پتنگیں اڑا کر اور سرسوتی دیوی کی پوجا کر کے موسمِ بہار کی آمد کو منایا جاتا ہے۔

اس اعتبار سے بسنت کفار کے ساتھ مشابہت اور ان کے عمل کو اختیار کر کے ہندووانہ رسم کو عام کرنا ہے۔ اس سلسلے میں حدیث ہے جسے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ))

”جس نے کسی غیر قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں سے ہے۔“

صحیح: سن ابوداود: 4031

شرح الحدیث:

غیر مسلم قوم کے ساتھ وضع قطع، تہذیب وثقافت، مذہبی تہوار اور عیدوں میں شرکت کرنا سب مشابہت کے حکم میں داخل ہے، جو کہ ایک مسلمان بندے کو زیب نہیں دیتا بلکہ یہ عمل ایمان کے منافی ہے۔

نبی رحمة للعالمین ﷺ نے جاہلی رسم ورواج کا خاتمہ کیا:

زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے، متبنی بیٹے کی بیوی سے نکاح کرنا حرام تھا، شراب اور حرام تعلق عام تھا، اسی طرح سود خوری اور حلال وحرام کی تمیز ہرگز نہ تھی، مگر اسلام نے ان تمام جاہلی کاموں سے روک دیا۔ جناب قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کی خوبی بیان ہوئی ہے:

﴿وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ [الاعراف:157]

”اور (نبی ﷺ) ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں۔“

اسلامی ثقافت کو فروغ دینے کے مقاصد

دنیا میں صرف اسلامی ثقافت ہی انتہائی عظیم اور ہمہ جہت مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے، جس میں اسلامی تعلیم فرد اور معاشرے کی ترقی کو فروغ دیتی، ایک فکری توازن پیدا کرتی اور دینی احکام کا اظہار کرتی ہے۔

ان مقاصد میں نمایاں یہ ہیں:

مذہبی بیداری اور شعور کو فروغ دینا:

اسلامی ثقافت کا مقصد بلا تفریق معاشرے کے سبھی افراد میں مذہبی بیداری کو بڑھانا ہے اور انھیں کتاب وسنت

کے مطالعہ کے ذریعے اسلام کے اصولوں سے آشنا کرنا ہے۔جس سے مذہبی تعصب، انتہا پسندی اور جہالت کا خاتمہ ہوتا ہے،جس سے اسلامی ثقافت کی بنیادوں کو منظم طریقے سے سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

سماجی عدل و انصاف کا حصول:

اسلامی ثقافت معاشرے میں عدل وانصاف اورمساوات کی اقدار کو پھیلانے کا کام کرتی ہے،جس سے لازمی طور پر یکجہتی اور تعاون کا ماحول پیدا ہوتا ہے،جس سے معاشرے میں طبقاتی تقسیم کم ہوتی یا ختم ہوکر رہ جاتی ہے۔

تحقیقی اور سائنسی فکر کو فروغ دینا:

اسلامی ثقافت تحقیقی اور تجزیاتی فکر کی حوصلہ افزائی کرتی ہے،جس سے انسان کو اسلامی نقطہ نظر سے عصری مسائل کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔یہی فکر مختلف شعبوں میں مزید علم کو حاصل کرنے میں تحریک بھی دیتا ہے۔

اخلاقی اقدار کو فروغ دینا:

اسلامی ثقافت کا مقصد افراد میں اخلاقی روایات کو فروغ دینا ہے، جیسے ایمانداری، امانت داری، ہمدردی اور رواداری۔ یہ اقدار معاشرے کو باہم میل جول اور تعاون کی بنیاد بنتے ہیں۔

دنیا وآخرت کے درمیان توازن کا رویہ:

اسلامی ثقافت ایک مسلمان کی دینی اور دنیاوی ضرورتوں کے درمیان توازن پیدا کرتی ہے،جس سے مجموعی طور پر زندگی کو تعمیر نو اور حقیقی کامیابی میں مدد ملتی ہے، یہی توازن فرد اور معاشرے کو فلاح و بہبود میں آگے بڑھاتا ہے۔

امت مسلمہ کو متحد کرنا:

اسلامی ثقافت اسلامی اخوت کو فروغ دیتی اور تمام مسلمانوں کو تعاون اور یکجہتی کے ساتھ متحد کرنے کا کام کرتی ہے۔

اسلامی ثقافت کے نمونے

اسلامی ثقافت کے بے شمار نمونے ہیں، جو ایک باعمل مسلمان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں نمایاں ہوتے اور مختلف شعبوں میں رہنمائی کرتے ہیں۔ان نمونوں میں سے سب سے نمایاں یہ ہیں:

مذہبی نمونہ:

یہ اسلامی عقائد اور روزمرہ کے مذہبی طریقوں جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی پابندی ہے۔اس روش کو وہ بنیاد سمجھا جاتا ہے جس پر اسلامی زندگی کے تمام پہلو قائم ہیں۔

ثقافتی اور فنکارانہ نمونہ:

اسلامی فنون جیسے فن تعمیر، خطاطی اور موسیقی وغیرہ کا علم ہے، جس میں شرعی اصولوں کی پاسداری کے ساتھ جمالیات کا اظہار کیا جائے اور اس کو بیان کیا جائے۔

اسلامی ثقافت کا معاشی پیٹرن:

ثقافت کا یہ پہلو اسلامی اصولوں پر مبنی ہے، جو جملہ مالی اور اقتصادی معاملات کو شرعی طور پر منظم کرتا ہے، جیسے زکوٰۃ کے قوانین، جائز تجارتی لین دین اور معاشرے میں معاشی انصاف کا حصول۔

اسلامی ثقافت کی خصوصیات:

☆......جامعیت: اسلامی ثقافت صرف عبادت تک ہی محدود نہیں بلکہ زندگی کے تمام پہلوؤں، مثلاً: عقیدہ، اسلامی قانون، اخلاقیات، علوم وفنون، سیاسی اور معاشی کو شامل ہیں۔

اعتدال اور توازن:

☆......: اسلامی ثقافت تمام معاملات میں اعتدال اور انتہا پسندی سے اجتناب کرنے کا حکم دیتا ہے، یہ اعتدال ہی اسلامی ثقافت کا امتیاز ہے، یہ انسان کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ حکمت کے ساتھ عصری چیلنجوں کا مقابلہ کر سکے۔

اس ثقافت کے بہت سے امتیازات ہیں، مثلاً:

دنیا و آخرت کے درمیان توازن۔ معاملات میں عدل و انصاف اور مساوات کا حکم۔ ہر شعبہ ائے زندگی میں مزید علم سیکھنے پر زور۔ باہمی طور پر ہمدردی اور رواداری کا حکم۔ سائنسی ترقی اور ایجادات میں تحقیقی رجحان، اسلامی ثقافت زندگی کے تمام پہلوؤں میں ترقی اور اختراع کا مطالبہ کرتی ہے، بشرطیکہ یہ اسلامی قانون اور اس کے اصولوں کے مطابق ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اسلامی تہذیب وثقافت سمجھ کر عمل پیرا ہونے اور اسے پوری دنیا میں غالب کرنے کی فکر واسباب عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے (واٹس ایپ)	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ تنویر الاسلام	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاھد (مدیر)
03424449009	03014843312	03015989211